"ھِمْ" (ان کا) سے مرکب ہے یعنی" ان کے رب کے پاس/کے ہاں"

[وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ] اس پوری عبارت (جو دو جملوں پر مشتمل ہے) کے الگ الگ اجزاء کی لغوی وضاحت اور مجموعی ترجمہ پر البقرہ : ۳۸ [۲:۲۷:۱(۱۰-۱۱)] میں مفصل بحث ہو چکی ہے۔

● یہاں " ولاخوفٌ علیھم" کا ترجمہ " نہیں ان پر ڈر، نہ ان کو ڈر ہے، نہیں ان پر کچھ خوف، اور کسی طرح کا خوف ان پر نہیں، ان پر خوف نہ ہوگا، نہ ان کو کچھ اندیشہ ہوگا، نہ ان کو کچھ ڈر ہے/ہوگا، نہ کسی طرح کا خوف ہوگا، نہ کوئی اندیشہ ان کے لیے ہوگا " کی صورت میں کیا گیا ہے۔ "خوف" کے نکرہ ہونے کی وجہ سے " کچھ یا کوئی " سے ترجمہ زیادہ بہتر ہے۔ ڈر، خوف، اندیشہ سب ہم معنی ہیں البتہ " کسی طرح کا " سے ترجمہ محل نظر ہے کیونکہ یہاں " خوفٌ " مرفوع ہے، لائے نفی جنس کے بعد نہیں آیا۔ اگر " لاخوفَ" ہوتا تو " کسی طرح کا " والا ترجمہ درست ہوتا۔ " ولاھم یحزنون " کے تراجم " اور نہ وہ غم کھائیں گے، نہ وہ غمگین ہوں گے، نہ ہی وہ مغموم ہوں گے، نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے، نہ وہ غمناک ہوں گے اور نہ وہ کوئی غم کریں گے " کی صورت میں کیے گئے ہیں تمام الفاظ ہم معنی ہیں۔ البتہ اس میں بعض حضرات نے " ولا " کی تکرار سے پیدا ہونے والے مفہوم کو واضح نہیں کیا۔ اس پورے حصہ عبارت پر مزید بات آگے " الاعراب " میں آئے گی۔

۲:۴۰:۲ الاعراب

زیر مطالعہ آیت یوں تو ایک ہی بڑا جملہ ہے جس کے بعض حصے شرط اور جواب شرط ہو کر اور بعض بذریعہ واو عاطفہ باہم مربوط ہیں۔ اس کے الگ الگ اجزاء کی ترکیب نحوی کی تفصیل یوں ہے:

(۱) ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصری والصابئین (عبارت بزم املائی لکھی گئی ہے) [اِنّ] حرف مشبہ بالفعل اور [الذین] اسم موصول اس " اِنّ " کا اسم ہونے کے باعث یہاں منصوب ہے مگر مبنی ہے لہٰذا علامت نصب ظاہر نہیں ہے۔ [آمنوا] فعل ماضی معروف مع ضمیر الفاعلین " ھم " جملہ فعلیہ ہو کر " الذین " کا صلہ ہے اور دراصل تو صلہ موصول مل کر " اِن " کا اسم بنتا ہے (بعض نحویوں کے نزدیک " صلہ " کا الگ کوئی اعراب نہیں ہوتا)۔ [والذین] کی واو عاطفہ ہے اور اس کے ذریعے اس " الذین " (موصول) کا سابقہ " الذین " پر عطف ہے یعنی یہ دوسرا " الذین " بھی محلاً منصوب ہے [ھادوا] فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مع ضمیر الفاعلین " ھم " جملہ فعلیہ بن کر اس دوسرے " الذین " کا صلہ ہے اور یہ صلہ موصول " الذین

آمنوا" پر عطف ہو کر اسم "اِنَّ" میں شامل ہو جاتا ہے۔ [والنصاریٰ] یہ "النصاریٰ" بھی بذریعہ واو العطف اسم "اِنَّ" پر عطف ہے اس طرح یہ بھی منصوب ہے مگر اسم مقصور ہونے کے باعث علامتِ نصب ظاہر نہیں ہے [والصابئین] میں بھی "الصابئین" بذریعہ واو العطف اسم "اِنَّ" پر عطف ہو کر حالتِ نصب میں ہے اور اس کی علامتِ نصب آخری نون سے پہلے والی "یاء ماقبل مکسور" (ـِ ی) ہے۔ یہاں تک کی ساری عبارت (الذین ..... الصابئین) ابتدائی "اِنَّ" کا اسم ہے یعنی یہ مکمل جملہ نہیں بنا۔ اس کی خبر آگے آرہی ہے یعنی اس عبارت کا اگلی عبارت کے ساتھ معنوی اور اعرابی تعلق ہے۔

(۲) من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحًا:

اس حصۂ آیت کی نحوی ترکیب یا اعرابی بحث دو طرح ممکن ہے۔

[الف] پہلی صورت یہ ہے کہ [مَنْ] اسم موصول کو بمعنی "الذی" لے کر "اِنَّ" کے اسم (مندرجہ بالا جملہ ۱) کا بدل قرار دیا جائے اور یہ "بدل البعض من الکلّ" ہو گا۔ (یعنی مندرجہ بالا لوگوں میں سے ایسے لوگ جو) [آمن] فعل ماضی مع ضمیر الفاعل "ھو" جملہ فعلیہ بن کر اسم موصول (مَنْ) کا صلہ ہے۔ بلکہ یہاں سے صلہ کی ابتداء ہوتی ہے اور یہاں ایک ضمیر عائد محذوف ہے یعنی یہ "مَنْ آمن مِنهم" (جو ایمان لایا ان میں سے) ہے [باللہ] جار مجرور (بِ + اللہ) مل کر متعلق فعل "آمن" ہے [والیوم الآخر] میں واو عاطفہ اور "الیوم" موصوف اور "الآخر" صفت ہے اور یہ مرکب توصیفی (الیوم الآخر) "باللہ" پر بذریعہ "واو" عطف ہے اور اسی لیے (مجرور پر عطف ہونے کے باعث) خود بھی مجرور ہے گویا یہ عبارت دراصل "باللہ وبالیوم الآخر" ہے اس کے بعد اگلی [وَ] بھی عاطفہ ہے جس کے ذریعے اگلا فعل (عمل) سابقہ فعل (آمن) پر عطف ہے یعنی "آمن وعمِلَ" [عمِل] فعل ماضی معروف مع ضمیر الفاعل "ھو" ہے اور [صالحًا] توصفت ہے جس کا موصوف محذوف ہے یعنی "عملاً صالحًا" اور یہ محذوف (عَمَلاً) فعل "عمِل" کا مفعول بہ بھی ہو سکتا ہے اور اس کا مفعول مطلق بھی۔ اور اس (صالحًا) کی نصب کی وجہ یہی ہے۔ اس ترکیب کے مطابق یہ عبارت (من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحًا) سابقہ عبارت یعنی "الذین آمنوا..... الصابئین" (۱ مندرجہ بالا) کا ہی ایک حصہ ہے یعنی یہ سب "اِنَّ" کا اسم ہی ہے۔ "ان لوگوں کو کیا ہو گا؟" یہ ابھی بیان نہیں کیا گیا یعنی اس کی جزا ابھی بیان نہیں ہوئی وہ آگے (جملہ ۳) میں آرہی ہے (فلھم..... میں)۔ [ب] دوسری اعرابی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ [مَن] کو اسم شرط سمجھ کر اور

اسمائے موصولہ اور اسمائے استفہام ہی اسمائے شرط بنتے ہیں) مبتدا (لہٰذا) مرفوع قرار دیا جاسے۔ اس طرح اس کا ترجمہ "جو کوئی بھی" ہوگا اور "آمن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً" (جس کے کلمات کی الگ الگ اعرابی کیفیت اوپر (الف میں) بیان ہو چکی ہے) کو اس "مَن" شرطیہ کی خبر سمجھا جائے۔ تو یہاں تک کی عبارت جملہ شرطیہ کا پہلا حصہ (جس میں بیانِ شرط ہے) مکمل ہوتا ہے۔ اور اس سے اگلی عبارت (فلھم اجرھم... جو آگے ۳ میں آرہی ہے) اس کا جوابِ شرط ہے اور شرط و جوابِ شرط پر مشتمل یہ سارا جملہ شرطیہ (من آمن.... اجرھم) سابقہ جملہ (۱) کے "اِنَّ" کی خبر بنتا ہے ("اِنَّ" کا اسم اوپر (۱ و ۲ الف میں) آگیا ہے۔ اس میں "مَن" شرطیہ کی وجہ سے فعل ماضی (آمن، عمل) کا ترجمہ مستقبل میں ہونا چاہیے تاہم بلحاظ مضمون چونکہ یہاں سابقہ امتوں کا ذکر ہے اس لیے ترجمہ فعل ماضی کے ساتھ (جس کسی نے... کیا) بھی جائز ہے اور دونوں طرح کیا گیا ہے۔

(۳) فلھم اجرھم عند ربھم:

اس میں [فَ] مندرجہ بالا پہلی ترکیب (الف) کے مطابق زائدہ ہے جسے بعض دفعہ فائے فصیحہ بھی کہتے ہیں اور یہ وہ "فاء" ہوتی ہے جو کسی مبتدا کی خبر پر خصوصاً "الذی" کے بعد والی عبارت پر آتی ہے یا "اِنَّ" کی خبر پر بھی آتی ہے جیسے کہیں "الذی یأتی فلہ دِرھَمٌ" (جو آئے گا اسے درہم ملے گا)، قرآن کریم میں ایک مثال "ان الموت الذی تفرّون منہ فانہ ملٰقیکم" (الجمعہ: ۸) ہے یعنی "بے شک موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو تم سے ملنے والی ہے" مندرجہ بالا دوسری ترکیب (ب) کے لحاظ سے یہ فاء "ف" جوابِ شرط پر آنے والی "فاء" (حرف ربط) ہے [لھم] جار مجرور (ل + ھم) مل کر خبر (یا قائم مقام خبر) مقدم ہے اور [اجرھم] مضاف (اجر) مضاف الیہ (ھم) مل کر مبتدا مؤخر ہے (خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو مبتدا مؤخر آتا ہے) گویا دراصل عبارت تھی "فاجرھم لھم"۔ اس میں "فلھم" کی تقدیم (پہلے کر دینے) سے اس میں حصر کا مفہوم پیدا ہوگیا ہے جسے اردو ترجمہ میں "پس ان ہی کے لیے ہوگا" سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ جیسے بعض مترجمین نے "ایسے لوگوں، ایسوں کے لیے" سے ظاہر کیا ہے۔ [عندَ ربھم] میں "عِندَ" ظرف مضاف لہٰذا منصوب ہے اور "ربھم" مرکب اضافی ("رب" مضاف اور "ھم" مضاف الیہ) "عندَ" کا مضاف الیہ ہے اسی لیے "ربِّ" مجرور ہے جو آگے مضاف ہونے کے باعث خفیف بھی ہے اور یہ حصہ عبارت (عند ربھم) متعلق خبر ہے اور یوں یہ پوری عبارت "فلھم اجرھم عند ربھم" ایک جملہ اسمیہ ہے جو مندرجہ بالا پہلی ترکیب (۲ الف) کے لحاظ سے "اِنَّ" (جس سے آیت شروع ہوئی تھی) کی